بسم اللہ الرحمن الرحیم

نکاح پر چھوہارے پھینکنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نکاح پر چھوہارے پھینکنا کیسا ہے؟

جواب

شادی کے موقع پر چھوہارے لٹانا حدیث پاک سے ثابت ہے اور بعض علماء نے اسے سنت سے بھی تعبیر کیا ہے۔

چنانچہ امام ابو بکر بیہقی علیہ الرحمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں: ''ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوج بعض نسائه فنثر علیه التمر'' ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ عورتوں سے نکاح فرمایا تو نکاح کے موقع پر چھوہارے لٹائے گئے۔

دوسری روایت میں ہے: ''کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذا زوج أو تزوج نثر تمرا'' ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کا نکاح پڑھاتے یا خود کسی سے نکاح فرماتے تو اس موقع پر چھوہارے لٹاتے۔ (السنن الکبری للبیھقی، ج 7، ص 469، دار الکتب العلمیہ بیروت)

علامہ عبدالروف مناوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ''(کان إذا زوج أو تزوج امرأة نثر تمرا) فیه أنه یسن لمن اتخذ ولیمة أن ینثر للحاضرین تمرا أو زبیبا أو لوزا أو سكرا أو نحو ذلك'' یعنی جب شادی کرتے یا کسی کا نکاح پڑھاتے تو کھجور یا چھوہارے لٹاتے، اس حدیث میں دلیل ہے کہ جو شخص ولیمہ کی دعوت رکھے وہ حاضرین پر کھجور، کشمش، بادام یا شکر وغیرہ لٹائے۔ (فیض القدیر، 141/5)

مبسوط سرخسی میں ہے: ''فجاء أبو یوسف إلی أبي حنیفة - رحمه الله - فسأله عن ذلك فقال لا بأس بذلك بلغنا «أن رسول الله - صلی الله علیه وسلم - مع أصحابه - رضي الله عنهم - كان في ملاك رجل من الأنصار نثير الثمر فجعل رسول الله - صلی الله علیه وسلم - یرفع ذلك ویقول لأصحابه انتهبوا»'' یعنی امام ابو یوسف، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس (کھجور نچھاور کرنے) کے بارے میں دریافت کیا، تو امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایک انصاری صحابی کی شادی کے موقع پر موجود تھے جہاں چھوہارے یا کھجوریں نچھاور کی جارہی تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان (نچھاور شدہ چھوہاروں) کو اٹھانے لگے اور اپنے صحابہ سے فرمانے لگے: تم بھی لے لو۔ (مبسوط سرخسی، 128/30)

بسوط سرخسی میں ہے : ”وقال أبو حنيفة لا بأس بنثر السكر والجوز اللوز في العرس والختان وأخذ ذلك إذا أذن لك أهله فيه وإنما يكره من ذلك أن يأخذ بغير إذن أهله وبه نأخذ وكان ابن أبي ليلى يكره نثر ذلك وأن يؤخذ منه شيء وقد بينا هذا في أول الكتاب والقياس ما ذهب إليه ابن أبي ليلى قال: هذا تمليك من المجهول لأنه لا يدري من يأخذ وأي مقدار يأخذ والتمليك من المجهول باطل. وإذا بطل التمليك كان النثر تضييعا للمال ولكن تركنا هذا القياس بما روينا فيه من الآثار، وفي التعامل الظاهر بين الناس أنهم يفعلون ذلك ولم ينقل من أحد أنه تحرز عن نثر ذلك أو عن تحرز أخذه وفي الأخذ بطريق القياس في هذا إيقاع الناس في الحرج وقد أمرنا بترك العسر لليسر قال الله تعالى {**يريد الله بكم اليسر و لا يريد بكم العسر**} “امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ شادی اور ختنے کے موقع پر شکر، اخروٹ اور بادام نچھاور کرنے میں کوئی حرج نہیں اور جب ان کے مالکان اجازت دے دیں تو ان چیزوں کو اٹھانا بھی جائز ہے ۔ ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ممانعت صرف اس صورت میں ہے جب مالکان کی اجازت کے بغیر اٹھایا جائے ۔ جبکہ ابن ابی لیلیٰ ان چیزوں کو نچھاور کرنے اور ان میں سے کچھ بھی اٹھانے کو ناپسند کرتے تھے، اور ہم کتاب کے شروع میں اس کی وضاحت کر چکے ہیں ۔ قیاس کا تقاضا وہی ہے جو ابن ابی لیلیٰ نے اختیار کیا کہ یہ مجہول شخص کو تملیک کرنا یعنی مالک بنانا ہے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ کون اٹھائے گا اور کتنی مقدار میں اٹھائے گا، اور مجہول کو مالک بنانا باطل ہے ۔ جب تملیک باطل ٹھہری تو نچھاور کرنا مال کو ضائع کرنے کے مترادف ہوا، لیکن ہم نے اس قیاس کو ان احادیث و آثار کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے جو ہم نے اس سلسلے میں روایت کی ہیں، نیز لوگوں کے باہمی رواج کی وجہ سے بھی کہ لوگ عملاً ایسا کرتے ہیں اور کسی کے بارے میں یہ نقل نہیں ہوا کہ اس نے اس طرح نچھاور کرنے یا اٹھانے سے پرہیز کیا ہو۔ اگر اس معاملے میں قیاس پر عمل کیا جائے تو لوگ مشقت میں پڑ جائیں گے، جبکہ ہمیں تنگی کو چھوڑ کر آسانی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : **اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا**۔ (بسوط سرخسی، 167/30)

نکاح کے بعد چھوہارے لٹانے کے بارے میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ”حدیث شریف میں لُوٹنے کا حکم ہے اور لٹانے میں بھی کوئی حرج نہیں اور یہ حدیث دار قطنی و بیہقی و طحاوی سے مروی ہے ۔ (اَحکامِ شریعت، باب ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، ص 249)

نوٹ : فی زمانہ مسجدوں میں نکاح کا رواج ہے، اگر مسجد میں چھوہارے لٹائے جائیں تو مسجد کے آداب پامال ہونے کا قوی اندیشہ ہے لہذا اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ مسجد کے آداب پامال نہ ہوں ۔ نیز مسجد میں ہوں یا مسجد سے باہر، بہر صورت کوئی چھوہارا پاؤں میں آکر ضائع نہ ہو اور کسی ایسی جگہ نہ لٹائے جائیں جہاں ان کے نالی میں گرنے، مٹی میں کر کر ضائع ہونے کا اندیشہ ہو۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا عابد عطاری مدنی

فتوی نمبر : FatwaQA-035

تاریخ اجراء : 19 ربیع الاول 1448ھ/01 اگست 2026ء